اُردُو کی پہلی کتاب

پہلی جماعت کے لیے

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ • لاہور

کتاب، بہترین ساتھی ہے
اس سے پیار کیجیے
اسے ضائع ہونے سے بچائیے

اپیل

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ ایک قومی ادارہ ہے

جو پنجاب کے طلبہ کے لیے معیاری اور سستی نصابی کتب بروقت مہیا کرنے کے لیے کوشش کرتا ہے مگر کچھ جعل ساز ناجائز منافع کے لیے بورڈ کی شائع کردہ کتب کے جعلی ایڈیشن گھٹیا کاغذ پر ناقص طباعت کے ساتھ مارکیٹ میں فروخت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور بورڈ کو مالی نقصان پہنچانے کے علاوہ اس کی بدنامی کا سبب بھی بنتے ہیں۔ طلبہ اور والدین سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ ایسی کتب کی اطلاع بورڈ کو دیں تاکہ ضروری سدباب کیا جاسکے۔ بورڈ کی نصابی کتابوں کی نشاندہی بورڈ کے اس نشانِ خصوصی سے ہوتی ہے جو ہر کتاب کے سرورق پر چھپا ہوتا ہے۔

بورڈ کی کتابوں کے علاوہ طلبہ اضافی کتب خریدنے کے پابند نہیں ہیں۔
جماعت اوّل کے لیے صرف درج ذیل کتب ہی جائز ہیں۔
1۔ اُردو کا قاعدہ (خورد) 2۔ اُردو کا قاعدہ (کلاں)
3۔ اُردو کی پہلی کتاب 4۔ عملی ریاضی 5۔ سائنس

عبدالوحید
چیئرمین پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ
21-ای 2۔ گلبرگ۔ 3، لاہور

مُصنّفین:
پروفیسر سید وقار عظیم (مرحوم)
ڈاکٹر اصغر علی شیخ
مرزا مقبول بیگ بدخشانی
بشیر احمد چوہان
نذیر احمد آثم (مرحوم)
محمد اسحٰق جلال پوری کنوینر

نگران:
راجا رشید محمود

السٹریشن و آرٹ پیکنگ:
سجاد ظہیر اینڈ ایسوسی ایٹس،
ٹیکسٹ بک السٹریٹرز اینڈ پروسیسرز، مسلم مسجد۔ لاہور

کتابت: محمد حسین (شاہ)

پرنٹرز۔ امید پرنٹرز ۱۶، دربار مارکیٹ لاہور

فہرست

میرا نام .... ہے
یہ میری **پہلی کِتاب** ہے
آئیے ، دیکھیں ، اِس کِتاب میں
کون سا سبق کہاں ہے۔

1	دُعا	2
2	ہمارے نبیؐ	4
3	میری کِتاب	5
4	بُلبُل کا بچّہ	6
5	بانو کا گھر	7
6	نیک لڑکا	8
7	ہمارا سکُول	10
8	ایک کِرَن	12
9	جاگو جاگو	14
10	دارا کا گاؤں	15
11	چِڑیا اور جُگنو	17
12	آؤ بچّو	19
13	پیاسا کوّا	20
14	چُوں چُوں چُوں	22
15	بہن بھائی	24
16	میری گُڑیا	26
17	سُورَج	27
18	میاں مِٹھّو	29
19	ڈاکیا	31
20	کِسان	32

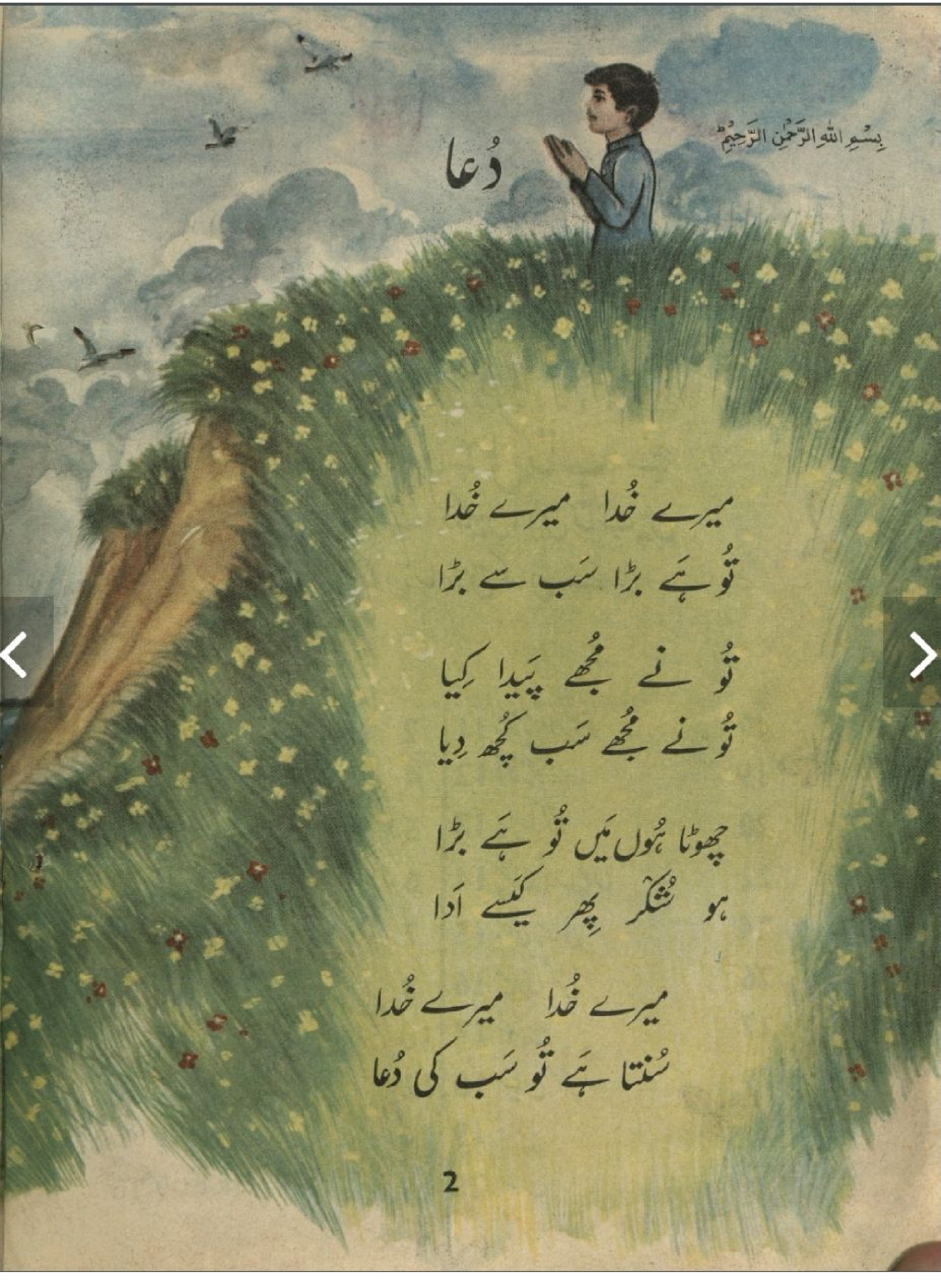

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دُعا

میرے خُدا میرے خُدا
تُو ہے بڑا سَب سے بڑا

تُو نے مُجھے پَیدا کِیا
تُو نے مُجھے سَب کُچھ دِیا

چھوٹا ہُوں مَیں تُو ہے بڑا
ہو شُکر پِھر کَیسے اَدا

میرے خُدا میرے خُدا
سُنتا ہے تُو سَب کی دُعا

اِس بات کی تَوفِیق دے
کرتا رہُوں سَب کا بھلا

ہر ایک کی خِدمَت کروں
ہر اِک کے کام آؤں سَدا

نیکی کا ہے جو راسْتہ
وُہ راسْتہ مُجھ کو دِکھا

میرے خُدا میرے خُدا
سُن لے دُعا سُن لے دُعا

(اسحٰق جلال پوری)

سَدا بَڑا اَدا بھَلا خُدا دُعا

دِیا کِیا تَوفِیق نیکی راسْتہ خِدْمَت

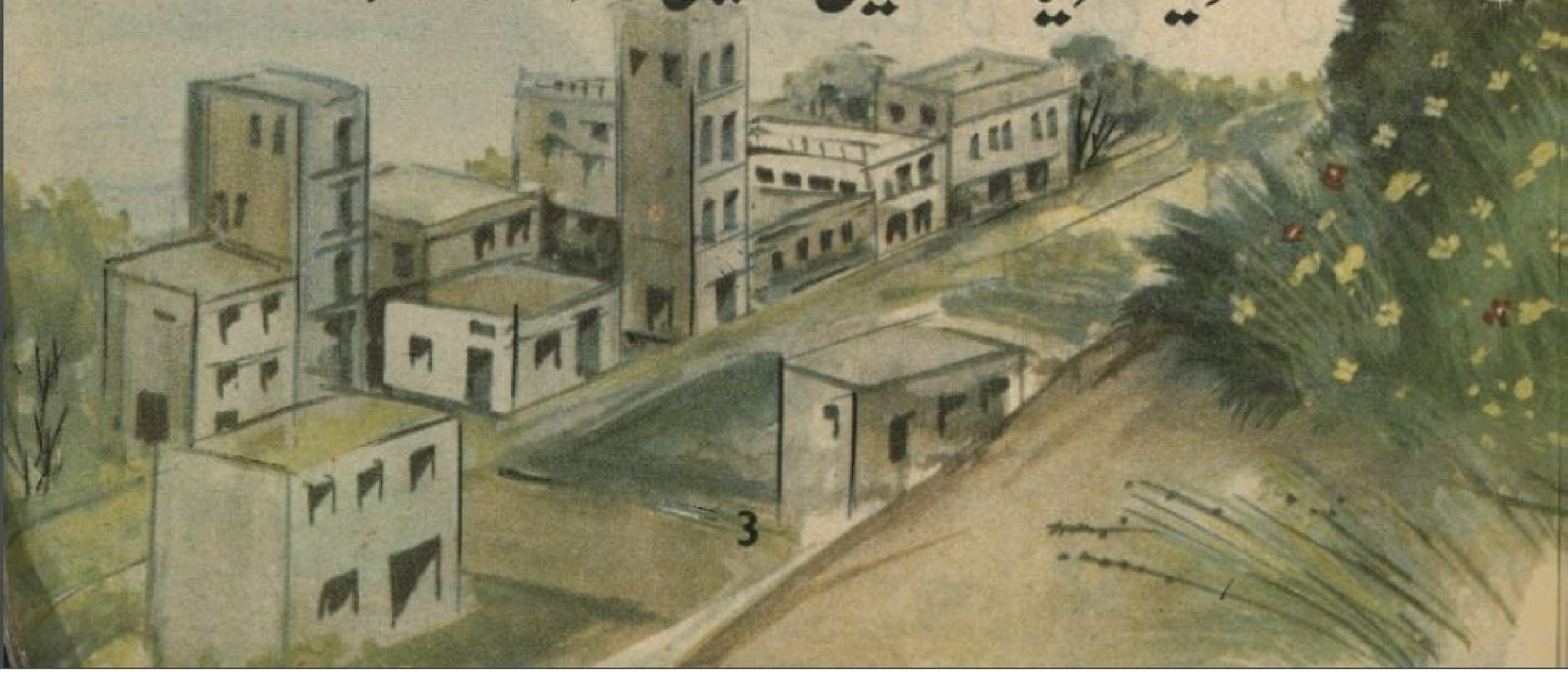

ہمارے نبیؐ

حضرت محمّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمارے
نبیؐ ہَیں ۔ آپؐ اللہ کے آخری نبیؐ ہَیں ۔
آپؐ نے لوگوں کو اللہ کی باتیں بتائی ہَیں ۔
آپؐ نے فرمایا ہَے :
اللہ ایک ہَے ، صِرف اُسی کو خُدا مانو ۔
صاف سُتھرے رہو ۔
نَماز پڑھو ۔
عِلۡم حاصِل کرو ۔
ماں باپ کا اَدَب کرو ۔
لوگوں کی خِدمَت کرو ۔
چھوٹوں سے مَحبّت کرو ۔

ہم اپنے نبیؐ کی باتوں پر عَمَل
کریں ۔ اللہ ہم سے راضی ہوگا ۔

نبیؐ آخری اَدَب

عِلۡم عَمَل مَحبّت

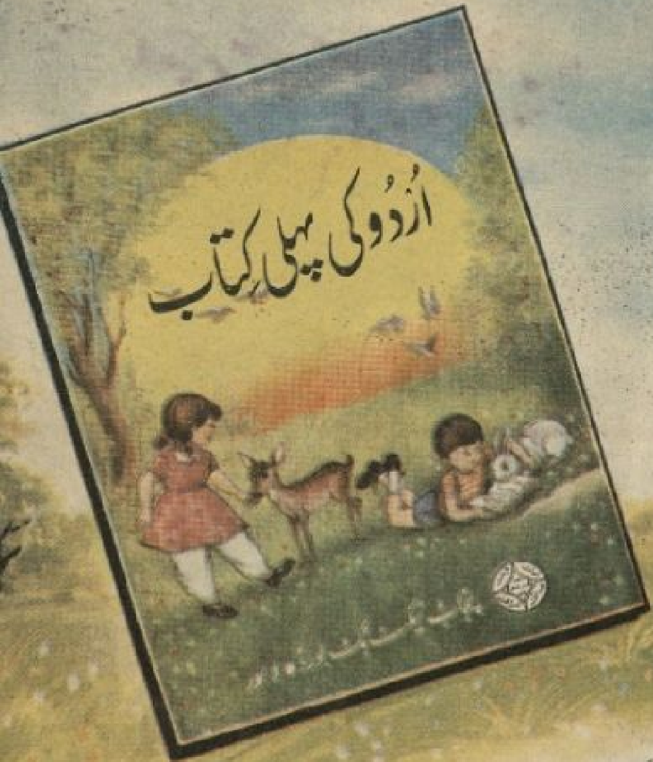

میری کِتاب

یہ اُردو کی پہلی کِتاب ہے۔ یہ میری کِتاب ہے۔ میری کِتاب بہُت اچھّی ہے۔
میری کِتاب کے پہلے وَرَق پر تَصوِیر ہے۔ اِس کِتاب میں اَور بھی تَصوِیریں ہَیں۔ اِن تَصوِیروں میں کئی رَنگ ہَیں۔ کِسی میں لال رَنگ ہے اور کِسی میں سَبز۔ کِسی میں نِیلا رَنگ ہے اور کِسی میں پِیلا۔
مُجھے کہانی بہُت پَسنّد ہے۔ میری کِتاب میں کہانیاں ہَیں۔ مُجھے گِیت پَسنّد ہَیں۔ میری کِتاب میں گِیت بھی ہَیں۔ اِس میں اور بھی اَچھّی اَچھّی باتیں ہَیں۔

مجھے اپنی کِتاب بہُت پَسنّد ہے۔

پَسنّد وَرَق تَصوِیر کہانی گِیت باتیں رَنگ

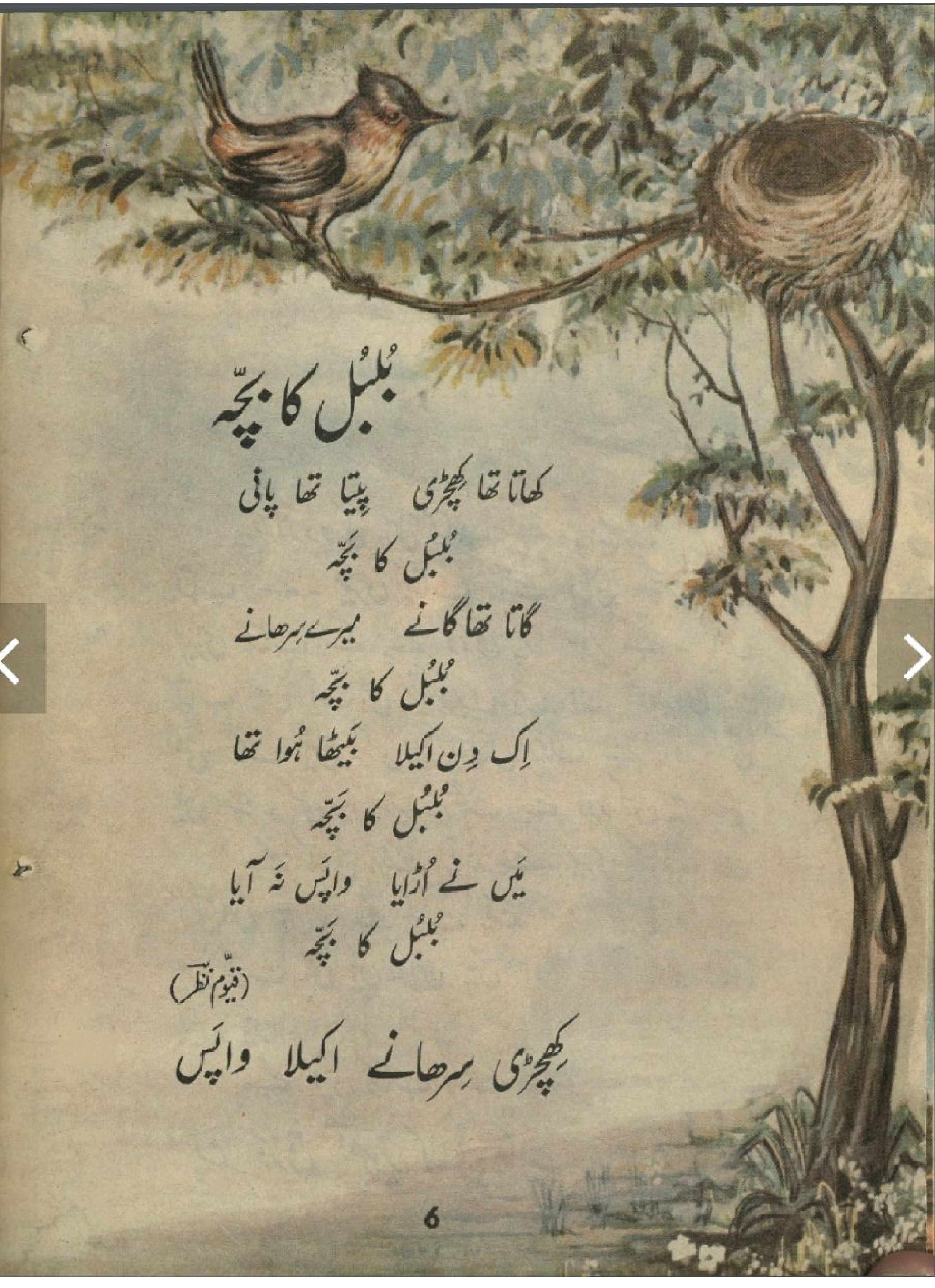

بُلبُل کا بچّہ

کھاتا تھا کھچڑی   پیتا تھا پانی
بُلبُل کا بچّہ
گاتا تھا گانے   میرے سرھانے
بُلبُل کا بچّہ
اِک دِن اکیلا   بَیٹھا ہُوا تھا
بُلبُل کا بچّہ
مَیں نے اُڑایا   واپَس نہ آیا
بُلبُل کا بچّہ

(قیّوم نظر)

کھچڑی   سرھانے   اکیلا   واپَس

بانو کا گھر

یہ بانو کا گھر ہے۔
اِس میں دو کمرے ہیں۔ ایک
کمرہ بانو اور اس کے بھائی کا ہے۔
دُوسرے میں اُن کے ماں باپ رہتے ہیں۔

یہ گھر صاف سُتھرا ہے۔ بانو کی ماں اِسے صاف
رکھتی ہے۔ بانو بھی اِسے صاف رکھتی ہے۔ گھر کو صاف
رکھنا اَچھّی بات ہے۔

بانو کے گھر کے آس پاس اَور بھی گھر ہیں۔ اِن گھروں
میں مُزدُور رہتے ہیں۔ یہ مزدُور کارخانے میں کام کرتے
ہیں۔ بانو کا باپ بھی مزدُور ہے۔ وُہ بھی کارخانے
میں کام کرتا ہے۔ کام کرنا اَچھّی بات ہے۔ کام کرنے
والے کو اللہ پَسَند کرتا ہے۔

کارخانے کمرے مزدُور

نیک لڑکا

خالِد بازار سے گزُر رہا تھا ۔ بازار میں بہُت بِھیڑ تھی ۔ اُس نے ایک بڑے مِیاں کو دیکھا۔ وُہ نابِینا تھے ۔ اُن کے ہاتھ میں لاٹھی تھی ۔ وُہ لاٹھی ٹیک کر چل رہے تھے ۔ ڈر تھا کہ کِسی سے ٹکرا نہ جائیں ۔

خالِد نے بڑے مِیاں سے پُوچھا :

بابا جی ! آپ کہاں جا رہے ہَیں ؟

بڑے میاں نے جواب دِیا :

بیٹا ! میں مَسجِد جا رہا ہُوں ۔

خالِد بولا : آئیے میں آپ کو مَسجِد لے چلُوں ۔

خالِد نے بڑے مِیاں کا ہاتھ پکڑ لِیا ۔

خالِد آگے تھا ۔ بڑے میاں پِیچھے پِیچھے تھے ۔

جب مَسجِد آ گئی تو خالد نے کہا :
لو بابا جی ! مَسجِد آ گئی ۔
بڑے میاں نے خُوش ہو کر دُعا دی :
جِیتے رہو بیٹا ۔ تُم بہُت نیک لڑکے ہو ۔

نابِینا بازار لاٹھی ٹیک نیک

مَسجِد پِیچھے پِیچھے جِیتے رہو

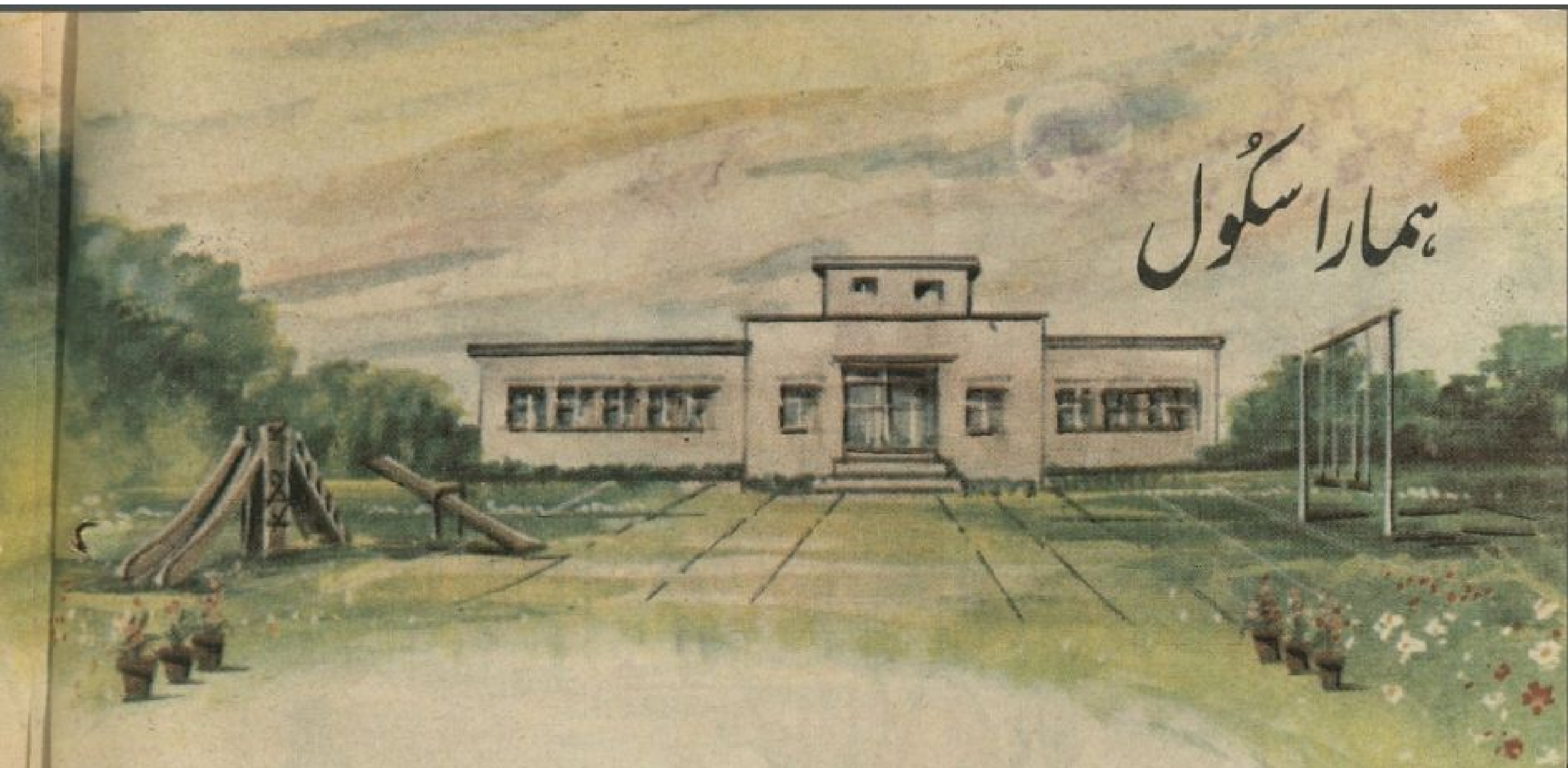

ہمارا سکُول

وُہ دیکھو! سامنے ہمارا سکُول ہے۔ ہم سکُول میں پڑھتے ہیں۔ اِس میں بڑے بڑے کمرے ہیں۔ کمروں میں ٹاٹ بِچھے ہُوئے ہیں۔ کمروں میں تصوِیریں بھی لگی ہُوئی ہیں۔

ہمارے سکُول میں ایک مَیدان بھی ہے۔ مَیدان میں ہم کھیلتے ہیں۔ اِس میں ہم بھاگتے دَوڑتے ہیں۔

مَیدان میں جھُولے بھی ہیں۔ اِن میں ہم

جھولا جھولتے ہیں۔ ہم میدان میں گیند بلّا بھی کھیلتے ہیں۔

ہمارے سکول میں پھولوں کے پودے ہیں۔ اُن میں رنگ رنگ کے پھول ہیں۔ میدان میں ہری ہری گھاس بھی ہے۔ گرمی ہو تو ہم پیڑوں کی چھاؤں میں بیٹھتے ہیں۔

ہمارے ماسٹر صاحب ہمیں سبق پڑھاتے ہیں۔ ہم سبق یاد کر لیتے ہیں تو وہ کہتے ہیں "شاباش"۔ ہم سبق بھول جائیں تو وہ بتا دیتے ہیں۔ ہمارے ماسٹر صاحب بہت اچھے ہیں۔ ہم اُن کا ادب کرتے ہیں۔

سکول میدان

چھاؤں شاباش

ایک کِرَن

سُورَج نِکلا۔ اُس کی ایک کِرَن کلی پر
پڑی۔ کلی کِھل کر پھُول بن گئی۔ پھُول کی خُوش بُو
دُور دُور تک پھیل گئی۔

سُورَج کی ایک کِرَن چِڑیا پر پڑی۔ چِڑیا جاگی۔
چُوں چُوں کرتی گھر سے نِکلی۔ پھُر سے اُڑی۔ دانہ
چُگنے چلی گئی۔

سُورَج کی ایک کِرَن کوثر پر بھی پڑی۔
کَوثر جاگی اور سکُول جانے کی تیّاری
کرنے لگی۔

زاہِد ابھی تک سو رہا تھا۔ اُس
پر بھی سُورَج کی ایک کِرَن پڑی۔
اُس نے کَرَوَٹ لی اور پھر سو گیا۔
زاہِد کی اَمّی آئیں اور کہا:

زاہِد کِرَن تُمھیں جَگانے آئی تھی اور تُم نہیں جاگے۔
اب تو جاگو۔

زاہِد آنکھیں مَلتا ہُوا اُٹھ بَیٹھا۔

زاہِد نے پُوچھا: اَمّی جان! کِرنیں کہاں سے آتی ہَیں؟

وُہ بولیں: یہ کِرنیں سُورَج کی ہَیں۔ یہ ہمیں بتانے آتی ہَیں کہ صُبح ہو گئی۔ اُٹھّو اپنے اپنے کام کی تیّاری کرو۔

زاہِد یہ سُن کر اُٹھّا اور سکُول جانے کی تیّاری کرنے لگا۔

تیّاری کِرنیں جَگانے تُمھیں

جاگو جاگو

جاگو جاگو گُڑیا رانی
اُٹھّو اُٹھّو گُڑیا رانی
دیکھو دیکھو ہُوا سویرا   دِن آیا اور گیا اندھیرا
اندر باہر ہُوا اُجالا   کِتنا اچھّا کِتنا پیارا
گُڑیا رانی جاگو جاگو
سَیر کو جاؤ دَوڑو بھاگو
پھیلی ہے پھُولوں کی خُوش بُو   لہراتا ہے سَبزہ ہر سُو
دیکھو تو کیا خُوب سَماں ہے   سونے میں یہ بات کہاں ہے
اُٹھّو گُڑیا رانی اُٹھّو
جاگو گُڑیا رانی جاگو

(اسحٰق جلال پوری)

اُجالا   اندھیرا   سویرا   سَماں

خُوش بُو   سَبزہ   لہراتا ہے

دارا کا گاؤں

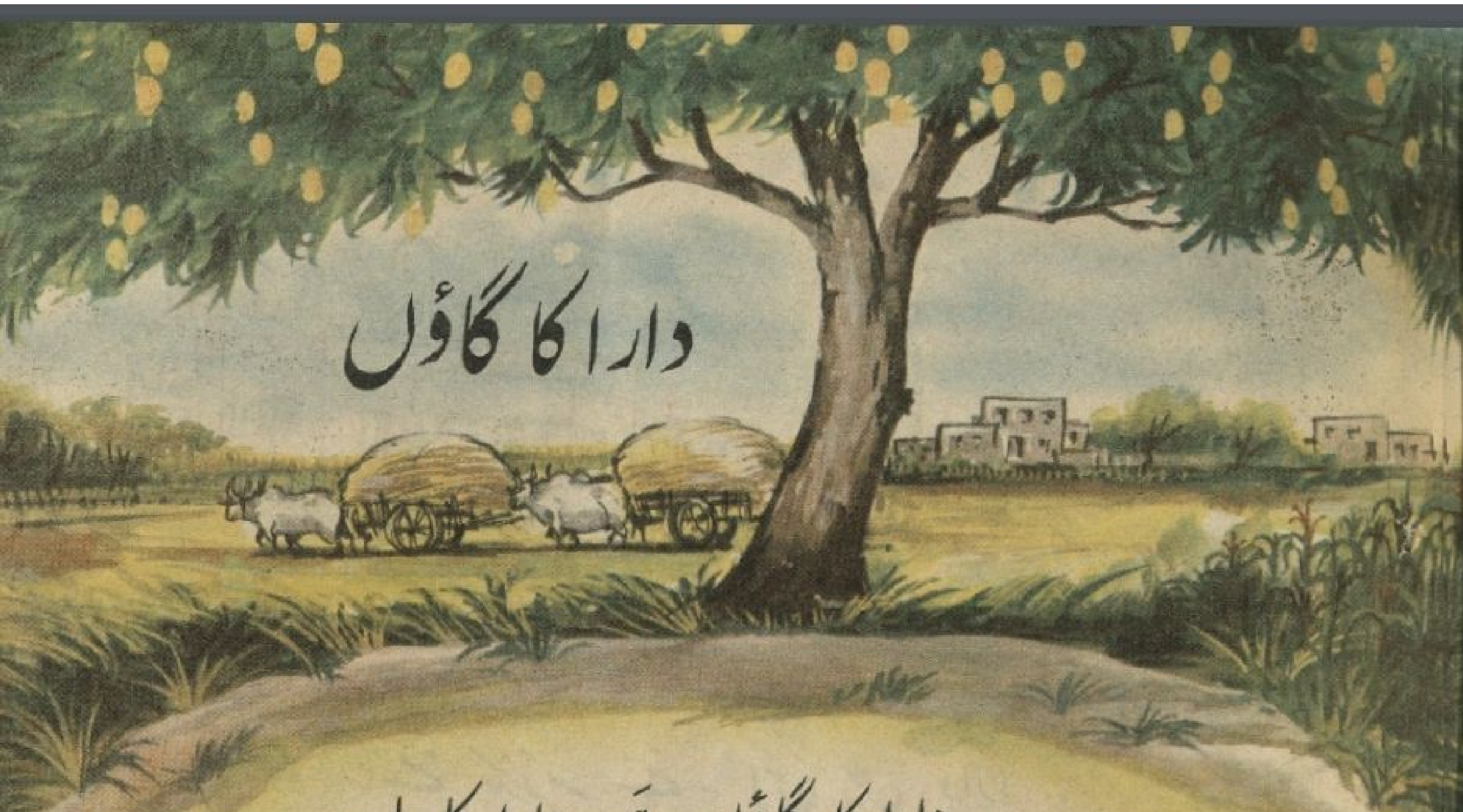

یہ دارا کا گاؤں ہے۔ دارا کا باپ
کھیت میں کام کرتا ہے۔ ہَرے بھَرے کھیت کیسے
خُوب صُورَت نَظَر آتے ہَیں۔ یہاں ایک باغ بھی ہے۔
آئیے اِس باغ میں چلیں۔ ایک طَرَف آم کے پیڑ ہَیں۔
دُوسری طَرَف اَمرُود کے پیڑ ہَیں۔ آم پک گئے ہَیں۔ اَمرُود ابھی
کچّے ہیں۔ گاؤں کے مکان ہَیں تو کچّے لیکن صاف سُتھرے
ہَیں۔ کُھلے کَمَرے ہَیں۔ بڑے بڑے صَحن ہَیں۔ ہر گھر
میں دو چار مَویشی بھی ہَیں۔ کہیں گائے اَور بَیل ہَیں۔ کہیں
بھیڑ اور بکرِیاں ہَیں۔

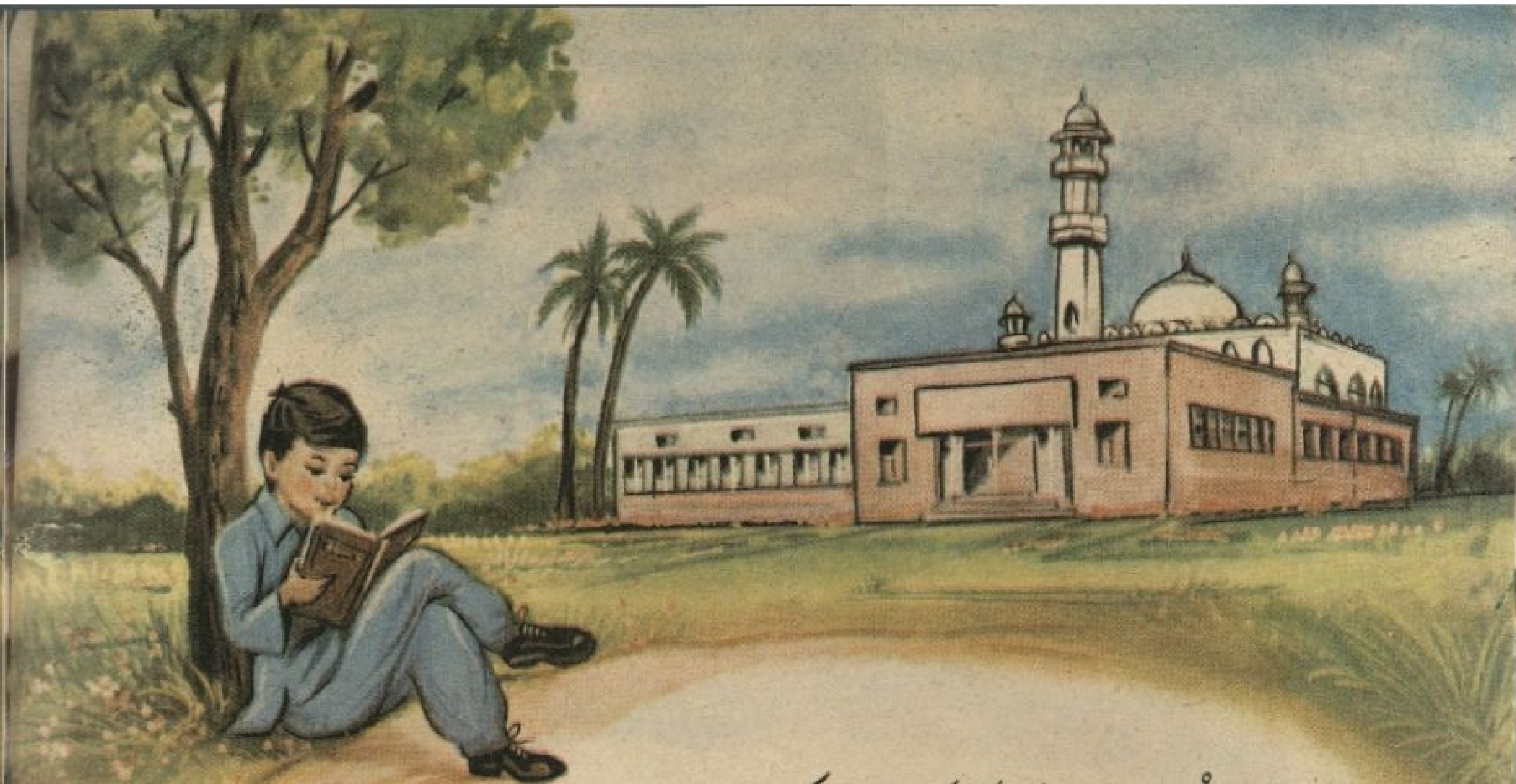

وُہ سامنے مَدْرَسہ ہَے ۔ اِس میں دارا
پڑھتا ہَے ۔ مَدْرَسے سے ذرا آگے مَسْجِد ہَے ۔ گاؤں
کے لوگ اِس مَسْجِد میں نَماز پڑھتے ہَیں ۔ دارا بھی
اِسی میں نَماز پڑھتا ہَے ۔ اِس گاؤں کے لوگ کھیتی
باڑی کرتے ہَیں ۔ غَلّہ اُگاتے ہَیں ۔ سَبْزیاں اُگاتے
ہَیں ۔ یِہ لوگ مِل جُل کر رہتے ہَیں ۔ مِل جُل کر
کام کرنا اَچھّی بات ہَے ۔

مَسْجِد   مَدْرَسہ   نَماز   صَحن

اَمْرُود   مَویشی   سَبْزیاں

چِڑیا اَور جُگنو

صُبح ہُوئی۔ چِڑیا چُوں چُوں کرتی گھر سے نِکلی۔
اُسے بُھوک لگ رہی تھی۔ وُہ پُھر سے اُڑی اور
کھانے کی تلاش میں نِکل گئی۔

سارا دِن کھانے پینے میں گزُر گیا۔

شام ہُوئی تو چِڑیا ایک پیڑ پَر جا بَیٹھی۔ سُورَج
ڈُوب چُکا تھا۔ ہر طَرَف اندھیرا تھا۔ چِڑیا نے
سوچا۔ اب مَیں گھر کیسے جاؤں گی۔ وُہ اُداس
ہو گئی۔

اِتنے میں ایک جُگنُو اُدھر سے گزُرا۔ اُس نے
چِڑیا سے پُوچھا:

بی چِڑیا! اُداس کیوں بَیٹھی ہو؟

چِڑیا بولی: بھیّا! ہر طَرَف اندھیرا ہَے۔

آؤ بچّو

آؤ بچّو سُنو کہانی
ایک تھا راجا ایک تھی رانی

راجا بَیٹھا بِین بجائے
رانی بَیٹھی گانا گائے
طوطا بَیٹھا چونچ ہِلائے

نَوکر لے کر حَلوَہ آیا
طوطے کا بھی جی للچایا

راجا بِین بَجاتا جائے
نَوکر شور مَچاتا جائے
طوطا حَلوَہ کھاتا جائے

(صُوفی تبسّم)

بِین چونچ نَوکر لَلچایا حَلوَہ

سوچ رہی ہُوں ، گھر کیسے پُہنچُوں گی ۔
جُگنُو بولا : بی چِڑیا اُداس کیوں ہوتی ہو۔
میرے ساتھ چلو۔ مَیں تُمھیں راستہ دِکھاؤں گا۔
یہ کہ کر جُگنُو اُڑا ۔ راستے میں رَوشنی ہوگئی۔
چِڑیا جُگنُو کے پیچھے چلی ۔
تھوڑی دیر میں چِڑیا کا گھر آ گیا۔
چِڑیا بہُت خُوش ہُوئی ۔ اُس نے جُگنُو سے کہا :
بھیا تُم بہُت اَچھے ہو ۔
جُگنُو ہنس پڑا اور چمکتا ہُوا آگے چلا گیا۔
سچ ہے جو لوگ اَچھے ہیں وہ دُوسروں کے
کام آتے ہیں۔

بھُوک ڈُوب اندھیرا اُداس رَوشنی

پیاسا کوّا

ایک کوّا پیاسا تھا۔ وُہ پانی کی تلاش میں نِکلا۔ اِدھر اُڑا۔ اُدھر اُڑا، لیکن پانی کہِیں نظر نہ آیا۔ تلاش کرتے کرتے وُہ ایک باغ میں پہنچا۔ وہاں اُسے ایک گھڑا نظر آیا۔ گھڑے میں پانی تھا لیکن بہُت کم۔ کوّے نے گھڑے میں چونچ ڈالی۔ چونچ پانی تک نہ پہنچی۔ کوّا سوچ میں پڑ گیا۔ وُہ سوچتا رہا۔ آخر ایک ترکیب اُس کی سمجھ میں آئی۔

کوّا اُڑ کر گیا۔ کہِیں سے ایک کنکر اُٹھا لایا۔ اُس نے وُہ کنکر گھڑے میں ڈال دِیا۔
پھر ایک اور کنکر لایا

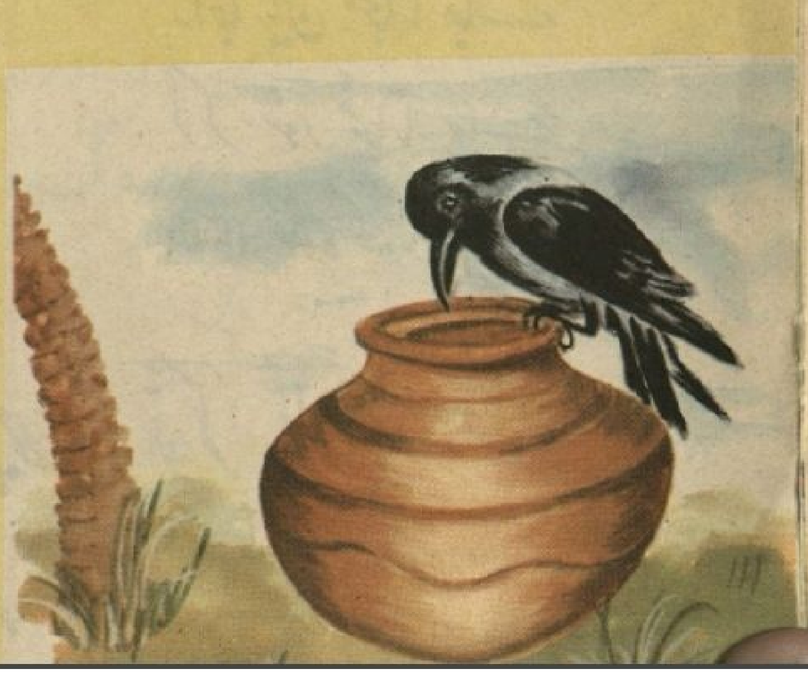

اَور گھڑے میں ڈال دِیا۔
اِسی طرح کئی کنکر لایا
اَور گھڑے میں ڈالے۔
پانی کُچھ اُوپر آ گیا،
لیکن چونّچ اب بھی پانی
تک نہ پہنّچی۔

کوّے نے ہِمّت نہ ہاری۔ وُہ کنکر لاتا رہا اَور گھڑے میں ڈالتا رہا۔ اب پانی کافی اُوپر آ گیا۔ کوّا بہُت خُوش ہُوا۔ اُس نے جی بھر کر پانی پِیا اَور کائیں کائیں کرتا ہُوا اُڑ گیا۔

ترکیب چونّچ کنکر

گھڑا ہِمّت سَمَجھ

کافی کائیں کائیں

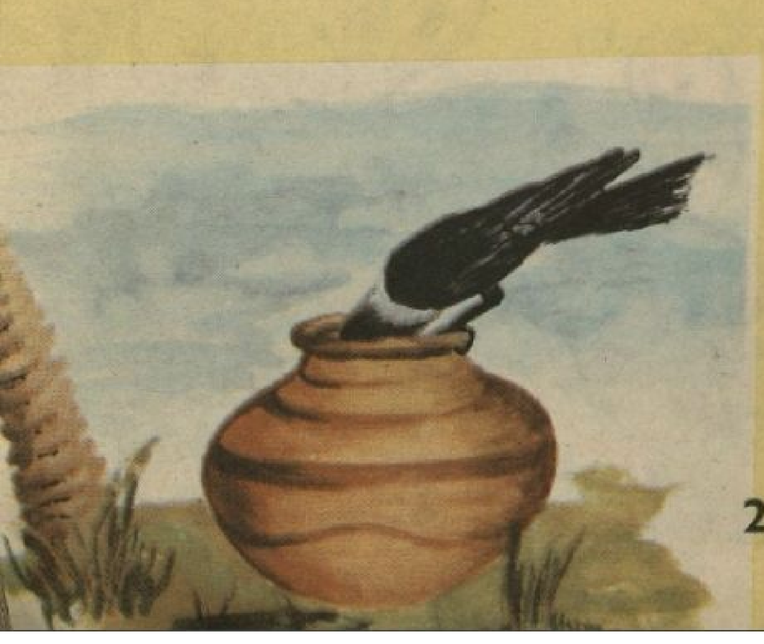

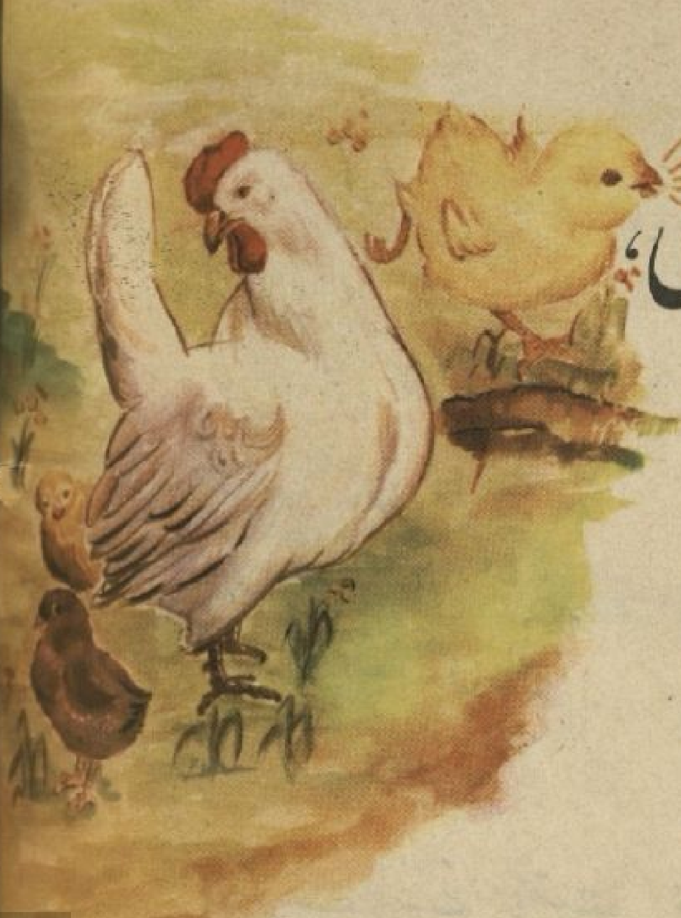

چُوں چُوں، چُوں چُوں،
چُوں چُوں چُوں

چُوں چُوں، چُوں چُوں، چُوں چُوں چُوں
مَیں مُنّا سا چُوزہ ہُوں
مُرغی میری اَمّی ہے
مَیں اَمّی کا بیٹا ہُوں

چُوں چُوں، چُوں چُوں، چُوں چُوں چُوں
ننّھے بچّو دَوڑ کے آؤ
آ کر بات مِری سُن جاؤ
ہم سَب کی ہے ٹولی ایک
ہم سَب کی ہے بولی ایک
تُم کرتے ہو غُوں غُوں غُوں
مَیں کرتا ہوں چُوں چُوں چُوں
چُوں چُوں، چُوں چُوں، چُوں چُوں چُوں

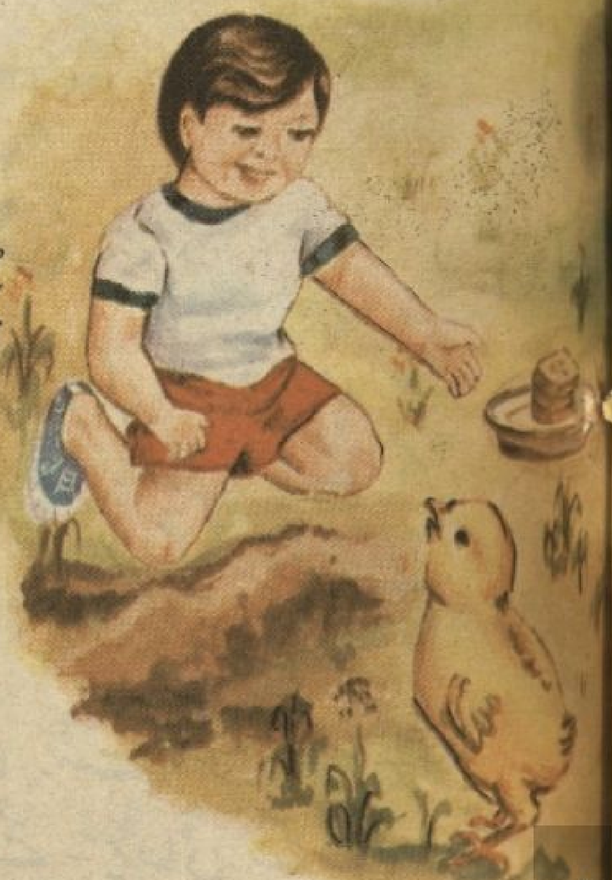

مَیں تُم سے اِک بات کہُوں
چُوں چُوں، چُوں چُوں، چُوں چُوں چُوں

جب بھی کھانا کھاؤ تُم
دانہ مُجھے کِھلاؤ تُم
پِھر مَیں گانا گاؤں گا
سَب کو ناچ دِکھاؤں گا

دیکھو، مَیں ناچُوں گا یُوں
چُوں چُوں، چُوں چُوں،
چُوں چُوں چُوں

(اسحٰق جلالپوری)

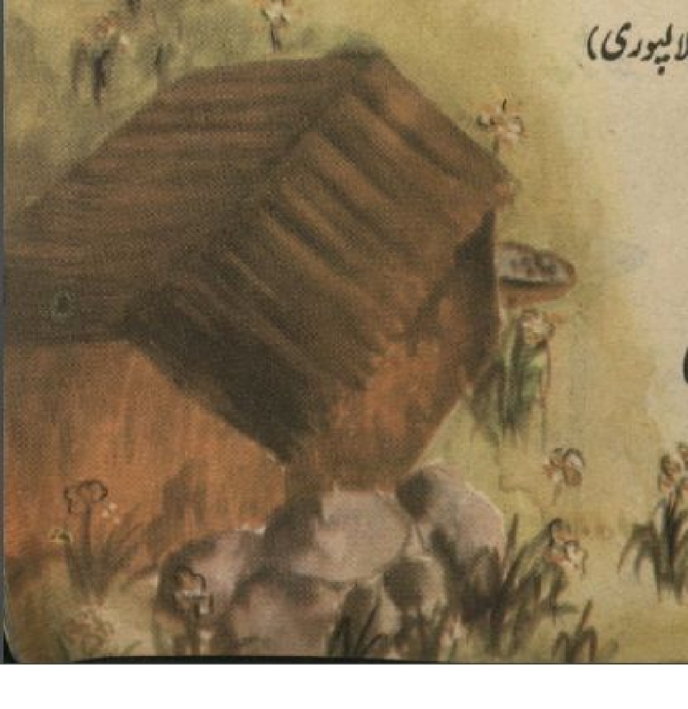

بولی ٹولی غُوں غُوں کہُوں

بہن بھائی

بَدر بہُت اَچھّا بَچّہ ہَے۔ اُس کی عُمر صِرف چھے
سال ہَے۔ لیکن وُہ بڑا ہوشیار ہَے۔ ماں باپ اُس
سے پیار کرتے ہَیں۔ وُہ ماں باپ کی عِزّت
کرتا ہَے۔

بَدر کو عِلم حاصِل کرنے کا بہُت شَوق ہَے۔ وُہ
ہمیشہ وَقت پر سکُول جاتا ہَے۔ پڑھائی کے وَقت
پڑھتا ہَے۔ کھیل کے وَقت کھیلتا ہے۔ بڑا
چُست رہتا ہَے۔ سُست بَچّے اُسے اچھّے
نہیں لگتے۔

ایک دِن کا ذِکر ہَے۔ بَدر بَیٹھا
پڑھ رہا تھا۔ ننّھی پاس بَیٹھی تھی۔
اُس نے چُپکے سے بَدر کی
کاپی اُٹھا لی۔ بَدر نے پڑھنا
ختم کِیا۔ لِکھنے کے

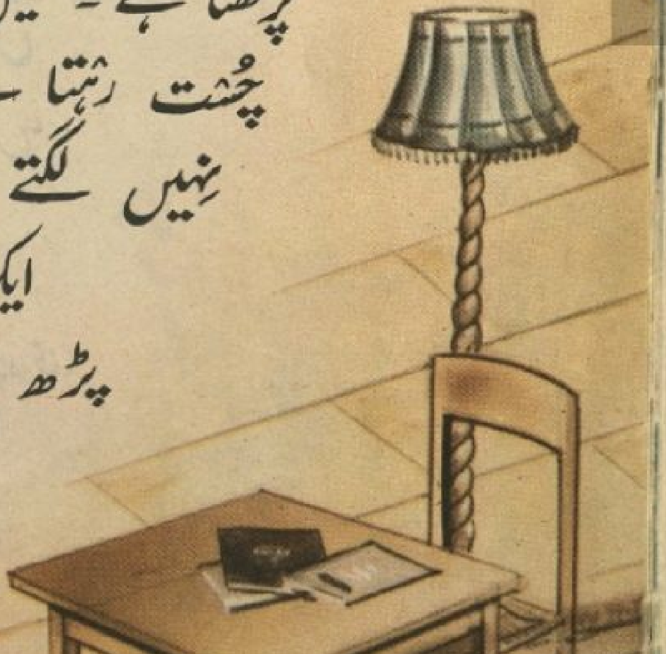

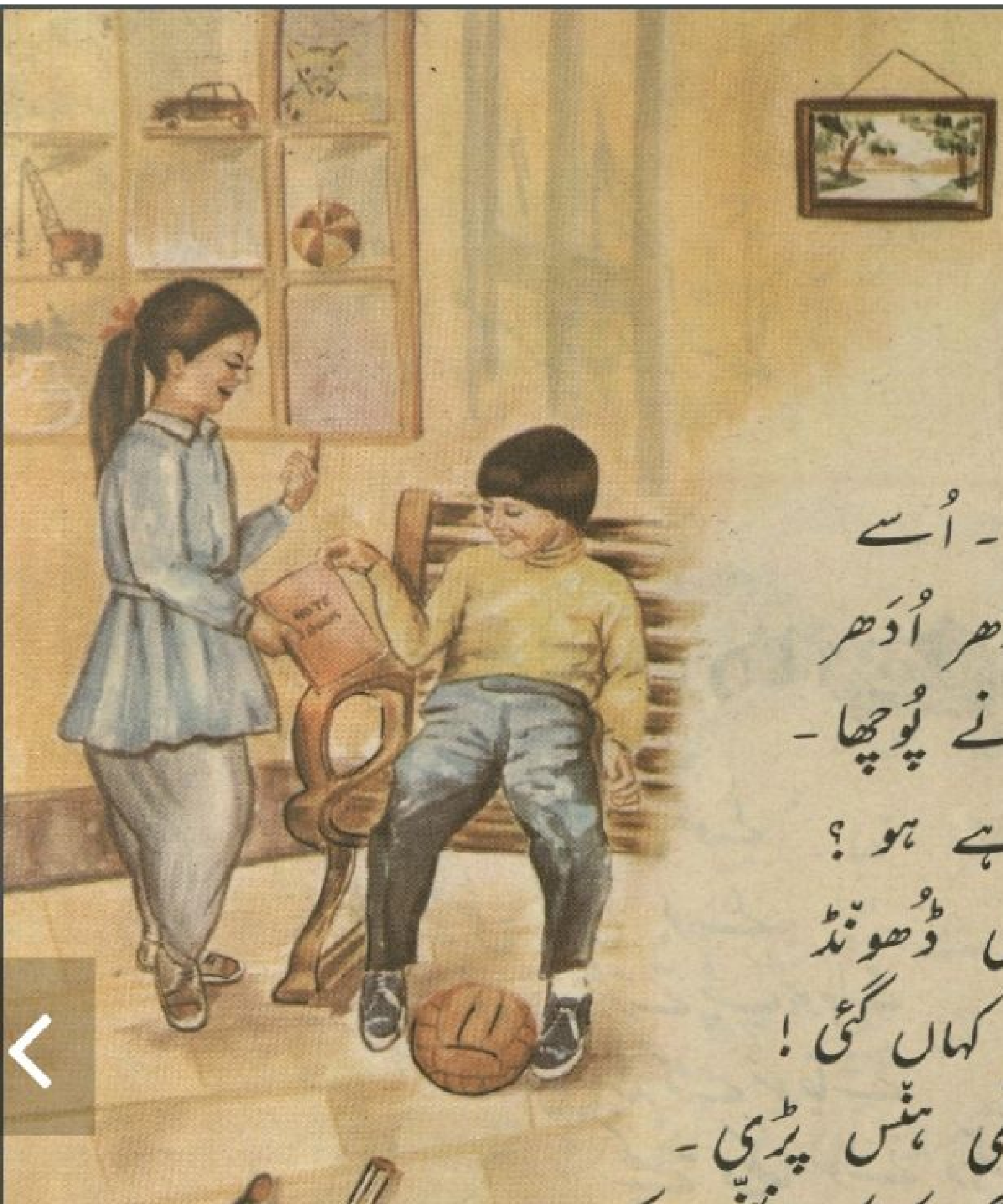

لیے کاپی تلاش
کی ۔ کاپی نہ ملی ۔ اُسے
بڑی فِکر ہُوئی ۔ اِدَھر اُدَھر
دیکھنے لگا ۔ ننّھی نے پُوچھا ۔
بھیّا کیا ڈھُونڈ رہے ہو ؟
بَدر بولا : کاپی ڈھُونڈ
رہا ہُوں ، نہ جانے کہاں گئی !
یہ سُن کر ننّھی ہنس پڑی ۔
بَدر کو پتا چل گیا کہ کاپی ننّھی کے پاس
ہے ۔ وُہ بھی ہنس پڑا ۔ ننّھی نے
کاپی بَدر کو دے دی ۔

بَدر عُمَر صِرف

چُشت سُست وَقت تلاش

میری گڑیا

گُڑیا میری بھولی بھالی
نِیلی نِیلی آنکھوں والی
گود میں لو تو آنکھیں کھولے
مِیٹھی مِیٹھی بولی بولے
گود سے اُترے چُپ ہو جائے
آنکھیں بند کرے سو جائے
کھیلتے دیکھا سوتے دیکھا
کبھی نہ اِس کو روتے دیکھا
مُجھ سے کھیلے آنکھ مچولی
گڑیا ہے میری ہم جولی
گُڑیا میری بھولی بھالی
نِیلی نِیلی آنکھوں والی

(اسحاق جلالپوری)

بھولی بھالی   آنکھ مچولی   ہم جولی

سُورَج

صُبح کا وَقت تھا۔

یُوسُف چھت پر کھڑا تھا۔ اُس نے دیکھا مَشرِق سے سُورَج نِکل رہا ہَے۔ یُوں لگتا تھا جَیسے زمِین سے اُگ رہا ہو۔ سُورَج آہِستہ آہِستہ اُوپر کو اُٹھ رہا تھا۔ وُہ اس وَقت بَہُت خُوب صُورَت لگ رہا تھا۔ دیکھتے دیکھتے سُورَج بَہُت اُونچا ہو گیا۔ دُھوپ دُور دُور تک پھَیل گئی۔

یُوسُف نے اپنے اَبّا جان کو بتایا۔ صُبح کے وَقت سُورَج بَہُت خُوب صُورَت لگتا ہے۔ اَبّا جان نے کہا تُم ٹھِیک کہتے ہو۔

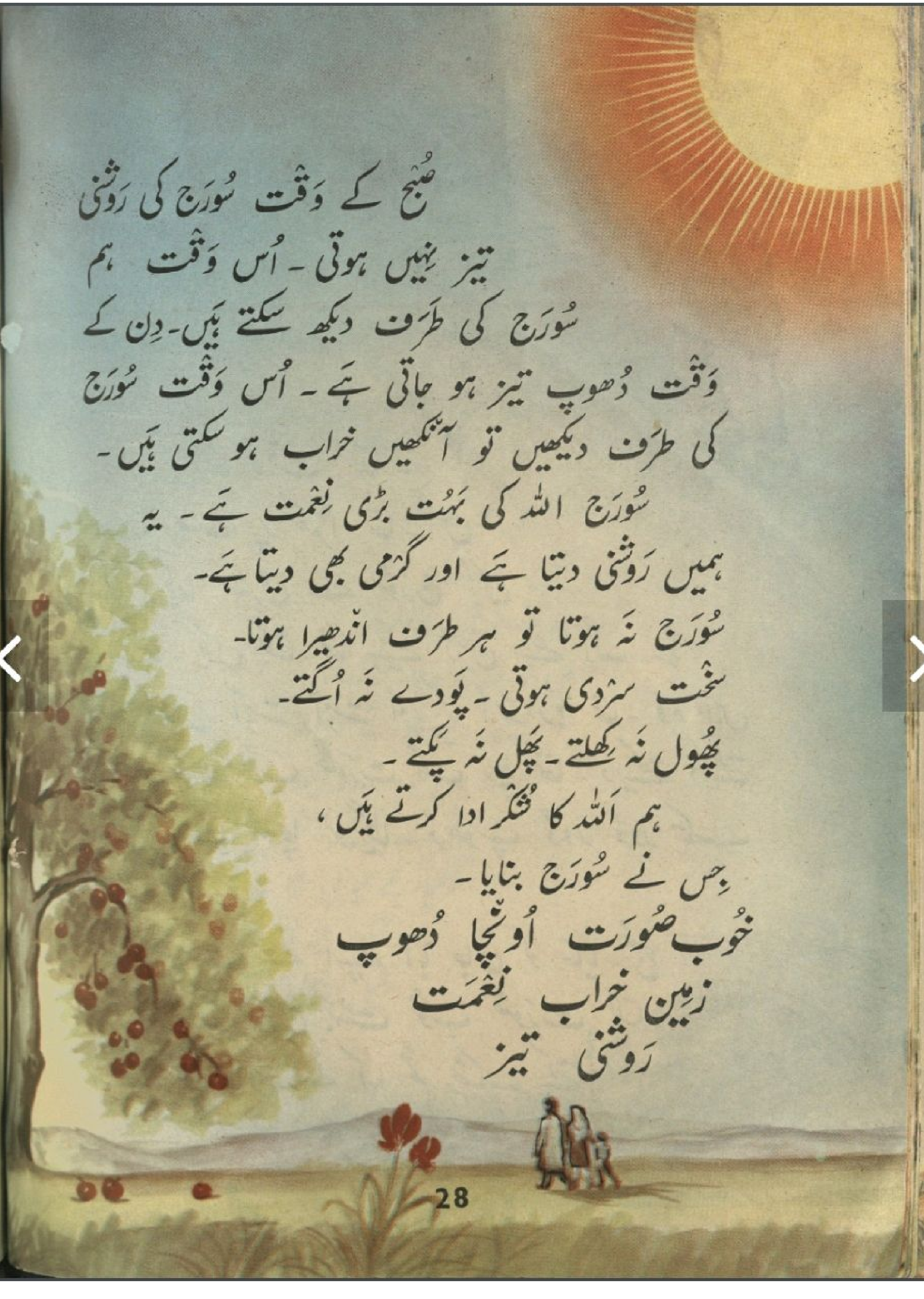

صُبح کے وَقت سُورَج کی روشنی
تیز نہیں ہوتی۔ اُس وَقت ہم
سُورَج کی طَرَف دیکھ سکتے ہَیں۔ دِن کے
وَقت دُھوپ تیز ہو جاتی ہَے۔ اُس وَقت سُورَج
کی طَرَف دیکھیں تو آنکھیں خراب ہو سکتی ہَیں۔
سُورَج اللہ کی بَہُت بڑی نِعمت ہَے۔ یہ
ہمیں رَوشنی دیتا ہَے اور گرمی بھی دیتا ہَے۔
سُورَج نَہ ہوتا تو ہر طَرَف اندھیرا ہوتا۔
سخت سَردی ہوتی۔ پَودے نَہ اُگتے۔
پھُول نَہ کِھلتے۔ پھَل نَہ پکتے۔
ہم اَللہ کا شُکر ادا کرتے ہَیں،
جِس نے سُورَج بنایا۔

خُوب صُورَت اُونچا دُھوپ
زمین خراب نِعمَت
رَوشنی تیز

میاں مِٹھّو

طارِق کی دادی نے
ایک طوطا پال رکھّا
ہے ۔ سَب اُسے
میاں مِٹھّو کہتے ہَیں ۔ یہ
طوطا بہُت خُوب صُورَت
ہے ۔ پیاری پیاری باتیں
کرتا ہے ۔ اُس کی باتیں
سَب کو اَچھّی لگتی ہَیں ۔

دادی اُس کو چُوری کِھلاتی ہَیں ۔ آم اور اَمرُود کِھلاتی ہَیں ۔ دادی کہتی ہَیں "میاں مِٹھُّو چُوری کھاؤگے"۔ طوطا جھَٹ کہتا ہے "جی"۔

طوطا چُوری کھا کر کہتا ہے "اللّٰہ تیرا شُکر"۔ وُہ جب

بھی کوئی چیز کھاتا ہے،
کہتا ہے۔ "اللہ تیرا شُکر"۔ طوطے کو
یہ باتیں دادی نے سِکھائی ہیں۔ طوطا اور باتیں
بھی کرتا ہے۔ کوئی گھر سے باہر جائے، تو وُہ
کہتا ہے "خُدا حافِظ"۔ کوئی گھر میں آئے تو سلام کہتا
ہے۔ سَب بچّے میاں مِٹھُو کے دوست ہیں۔ وُہ اُس
سے باتیں کرتے ہیں۔ میاں مِٹھُو بھی بچّوں سے
باتیں کرتا ہے۔

بچّے کہتے ہیں "اللہ ہُو"۔ میاں مِٹھُو بھی کہتا ہے
"اللہ ہُو"۔ بچّے کہتے ہیں "پاکِستان زِندہ باد"۔ تو وُہ
بھی کہتا ہے "پاکِستان زِندہ باد"۔

میاں مِٹھُو   چُوری   خُدا حافِظ   دوست

سَلام   پاکِستان   زِندہ باد

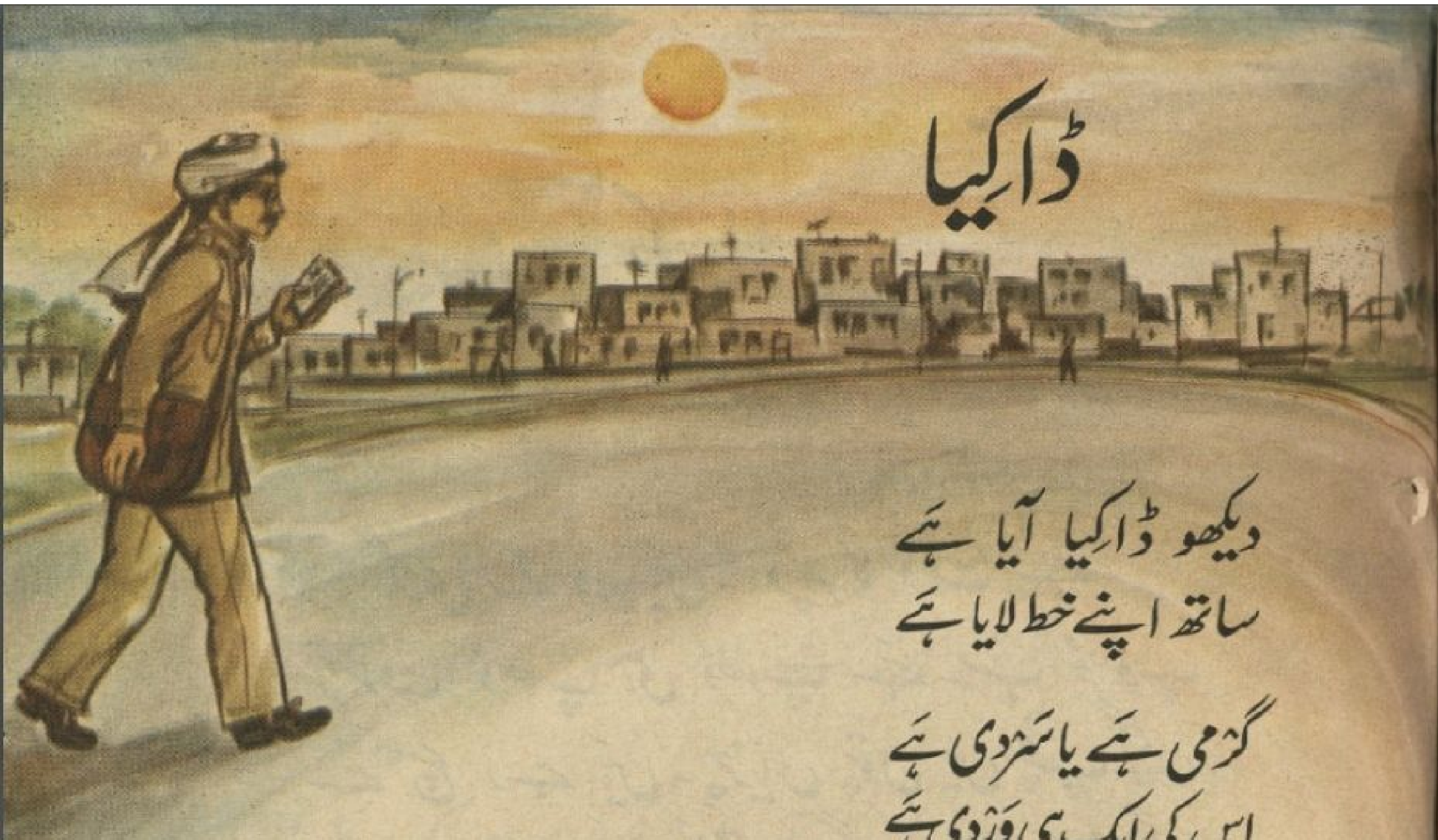

ڈاکیا

دیکھو ڈاکیا آیا ہے
ساتھ اپنے خط لایا ہے

گرمی ہے یا سردی ہے
اِس کی ایک ہی وردی ہے

سر پر خاکی پگڑی ہے
ناک پہ عینک رکھّی ہے

کاندھے پر اِک تھیلا ہے
اس میں وُہ خط رکھتا ہے

دُھوپ میں چل کر آیا ہے
گرمی سے گھبرایا ہے

پھر بھی گھر گھر جاتا ہے
سَب کے خط پُہنچاتا ہے

آؤ بھائی خُوب آئے
لاؤ ہمیں دو کیا لائے

آہا ! ابّا کی چِٹھّی !
آہا ! ابّا کی چِٹھّی !

کِسان

گرمی کے دِن ہیں۔ دوپہر کا وَقت ہے۔ ہر طَرَف دُھوپ ہی دُھوپ ہے۔ سب دُھوپ سے بچ رہے ہیں۔ چڑیاں پتّوں میں چُھپ گئیں۔ جانوَر سائے میں جا بَیٹھے۔ لوگ اپنے اپنے گھروں میں چلے گئے۔ کھیتوں کی طَرَف دیکھو۔ وہ کِسان ہے۔ اس کا نام اکبر ہے۔ وہ دُھوپ میں بھی کام کر رہا ہے۔ اکبر ہر روز صُبح سویرے اُٹھتا ہے۔ وُہ بَیلوں کو لے کر کھیتوں میں آ جاتا ہے۔ وہ دِن بھر مِحنَت کرتا ہے۔ ہَل جوتتا ہے۔ کھیت میں بِیج ڈالتا ہے۔ کھیت کو پانی دیتا ہے۔

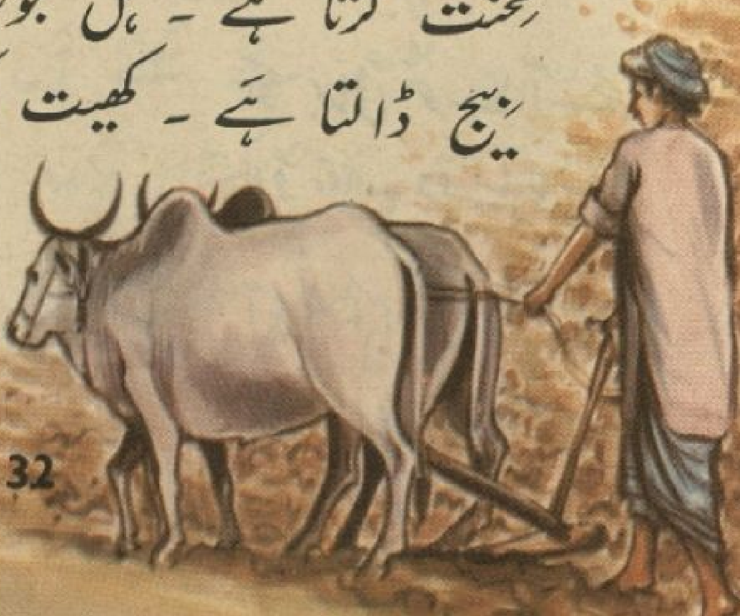

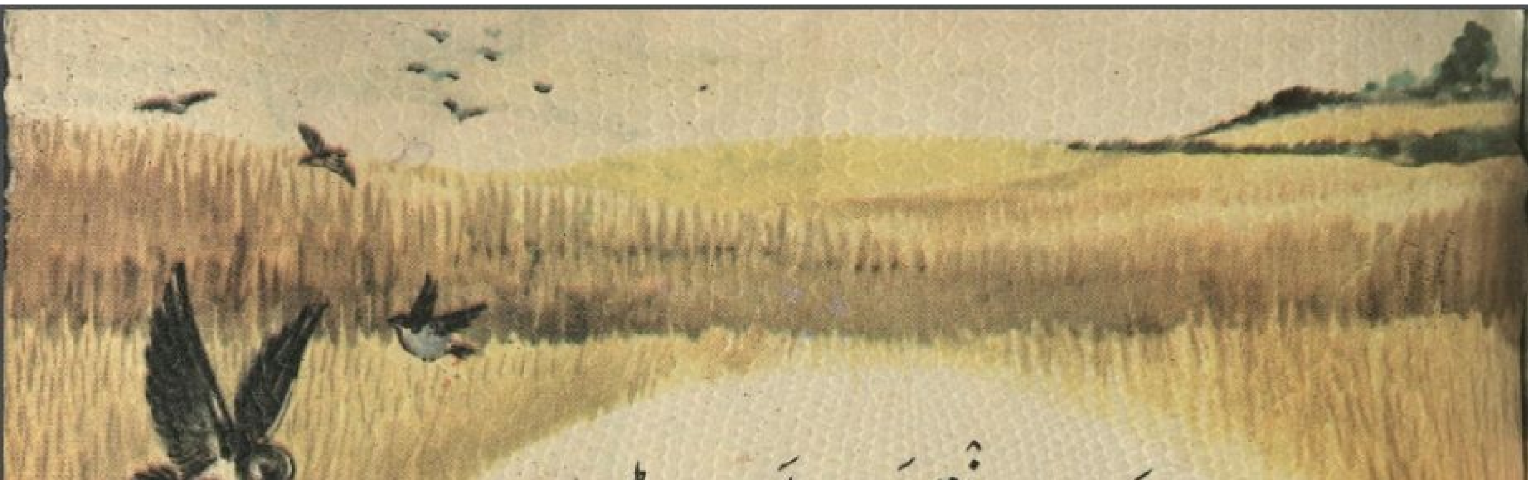

بیج پودے بنتے ہیں ۔ پودے بڑے
ہوتے ہیں ۔ ان میں بالیاں آ جاتی ہیں ۔ اکبر
اُنھیں دیکھ کر خُوش ہوتا ہے اور اللہ کا شُکر ادا
کرتا ہے ۔

بالیوں میں دانے پڑتے ہیں ۔ کُچھ دِن بعد پک جاتے
ہیں ۔ اکبر پکے ہُوئے پودوں کو کاٹتا ہے اور دانے الگ کرتا
ہے ۔ کُچھ غلّہ اپنے گھر رکھ لیتا ہے ۔ باقی منڈی میں بیچ
دیتا ہے ۔ وہاں سے سب لوگ خِریدتے ہیں ۔ اکبر بہُت
اچّھا ہے ۔ سب کِسان بہُت اچھے ہیں ۔ وہ محنت
کرتے ہیں ۔ سب اُن کی محنت کا پھل کھاتے
ہیں ۔ ہم سب کِسان کی عِزّت کرتے ہیں ۔

اکبر بیج بالیاں منڈی محنت
عِزّت

جملہ حقوق بحقِ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، محفوظ ہیں۔

تیار کردہ : پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

منظور کردہ قومی ریویو کمیٹی، وفاقی وزارتِ تعلیم، حکومتِ پاکستان

درخت لگائیں
بخت جگائیں

قومی ترانہ

پاک سرزمین شاد باد   کِشورِ حسین شاد باد
تُو نشانِ عزمِ عالی شان   ارضِ پاکستان
مرکزِ یقین، شاد باد

پاک سرزمین کا نظام   قوّتِ اُخوّتِ عوام
قوم، مُلک، سلطنت   پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مُراد

پرچمِ ستارہ و ہلال   رہبرِ ترقّی و کمال
ترجمانِ ماضی شانِ حال   جانِ استقبال
سایۂ خدائے ذُوالجلال

63595

سیریل نمبر

سال اشاعت	تعداد اشاعت	ایڈیشن	طباعت	قیمت
فروری 1988	100,000	اوّل	سوم	3.55 روپے